108464 - پیدائشی طور پر دماغی مفلوج پر نماز روزہ کی فرضیت کا حکم

سوال

میری پچیس سالہ بہن پیدائشی طور پر ہی دماغی مفلوج ہے جس کی بنا پر ہاتھ پاؤں بھی مفلوج ہیں اوربات چیت بھی نہیں کرسکتی اور خود کھا پی بھی نہیں سکتی اور نہ ہی بیت الخلاء جا سکتی ہے اسکی والدہ ہی اسے کھلاتی اور بیت الخلاء لے جاتی ہے.
عقلی اعتبار سے اسے ادراک ہے اور خوشی و غمی کو سمجھتی ہے اور وقت اور اشخاص کو بھی پہچانتی ہے اور قرآن مجید بھی سنتی ہے.
جناب والا میرا سوال یہ ہے کہ: کیا اس پر نماز روزہ اور حج وغیرہ فرض ہیں یا نہیں ؟
وہ نہ تو وضوء کر سکتی ہے اور نہ ہی قرآن کی کوئی سورۃ حفظ کر سکتی ہے، بیٹھ بھی نہیں میں نے اسے نماز کی تعلیم دینے کی بہت کوشش کی لیکن نہ تو رکعات کی تعداد جانتی ہے بلکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے لگتی ہے اور بعض اوقات غیر ارادی طور پر ہنسنے بھی لگتی ہے، کیا وہ روزہ رکھے یا کہ فدیہ ادا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو معاملہ اور اس بچی کی حالت بالکل وہی ہے جو سوال میں بیان ہوئی ہے، اور یہ بہن نماز کے معانی اور کیفت کا ادراک نہیں کر سکتی، اور نہ ہی روزے کی حقیقت کو سمجھتی ہے تو اس کی عقل میں خلل ہونے کی بنا پر وہ مکلف نہیں، کیونکہ عقل نہ ہونے کی بنا پر اس سے تکلیف ساقط ہو جائیگی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تین قسم کےافراد سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سوئے ہوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون سے حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4403) سنن ترمذی حدیث نمبر (1423) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2041) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب وہ مکلف ہی نہیں تو پھر اس پر روزے کے بدلے میں کھانا کھلانا واجب نہیں ہوگا.

واللہ اعلم .